© rasailojaraid.com

کاشف گیلانی

نعت

بستے ہیں دو عالم سلطان کے مدینے میں
رونق ہے لگی رہتی ہر آن مدینے میں
محبوب کی بستی ہے اس میں ہے کشش اتنی
دل کرتا ہے رہ جائے انسان مدینے میں
دل نور بصیرت سے ہوتے ہیں وہاں روشن
اللہ کی ہوتی ہے پہچان مدینے میں
اس عالمِ مستی میں ہستی کی نفی دیکھی
ہر چیز پہ غالب تھا وجدان مدینے میں
آنکھوں سے کوئی دیکھے دل سے کوئی پہچانے
بکھرے ہیں وہ راحت کے سامان مدینے میں
کاشفؔ تھا مرے دل میں ارمان مدینے کا
نکلا ہے میرے دل کا ارمان مدینے میں

انجم نیازی

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ آدھی دنیا کا حکمراں تھا وہ حکمراں بھی مگر کہاں تھا
بپھرتی موجوں پہ حق پرستوں کی سادہ کشتی کا بادباں تھا
بڑا مبارک ہے کام اس کا ستاروں جیسا مقام اس کا
وہ ایک شاہیں صفت مجاہد جو سوئے منزل رواں دواں تھا
بڑے بڑوں کو گرانے والا گرے ہوؤں کو اٹھانے والا
وہ رہبروں کا تھا نیک رہبر وہ پاسبانوں کا پاسباں تھا
ابھرتے سورج سے تاج مانگا سمندروں سے خراج مانگا
کسے خبر ہے کہ اس کا سکہ جہاں میں جاری کہاں کہاں تھا
وہ نیک سیرت حیا کی خاطر لڑا ہمیشہ خدا کی خاطر
وہ دیکھنے میں تھا ایک لیکن حقیقتوں میں وہ کارواں تھا
قلندرانہ حیات اس کی سکندرانہ صفات اس کی
کبھی ردا تھا وہ مفلسوں کی کبھی وہ ریشم کا سائباں تھا
وہ ایک عنواں بشارتوں کا بصیرتوں کا بصارتوں کا
اسی سے رستے تلاش کرنا وہ دینِ فطرت کی کہکشاں تھا
مورخانہ بیان توبہ منافقانہ زبان توبہ!!!
وہ اس گھڑی بھی چمک رہا تھا جہان جب یہ دھواں دھواں تھا
حسنؓ سے پوچھو علیؓ سے پوچھو تم اس کے بارے نبی سے پوچھو
اندھیری شب میں چراغ بن کر وہ ساری دنیا میں ضوفشاں تھا
شہنشہوں پہ تھا رعب طاری کہ انجم اس کی تھی ضرب کاری
ہر ایک ظالم سمٹ رہا تھا جدھر جدھر تھا جہاں جہاں تھا

© rasailojaraid.com